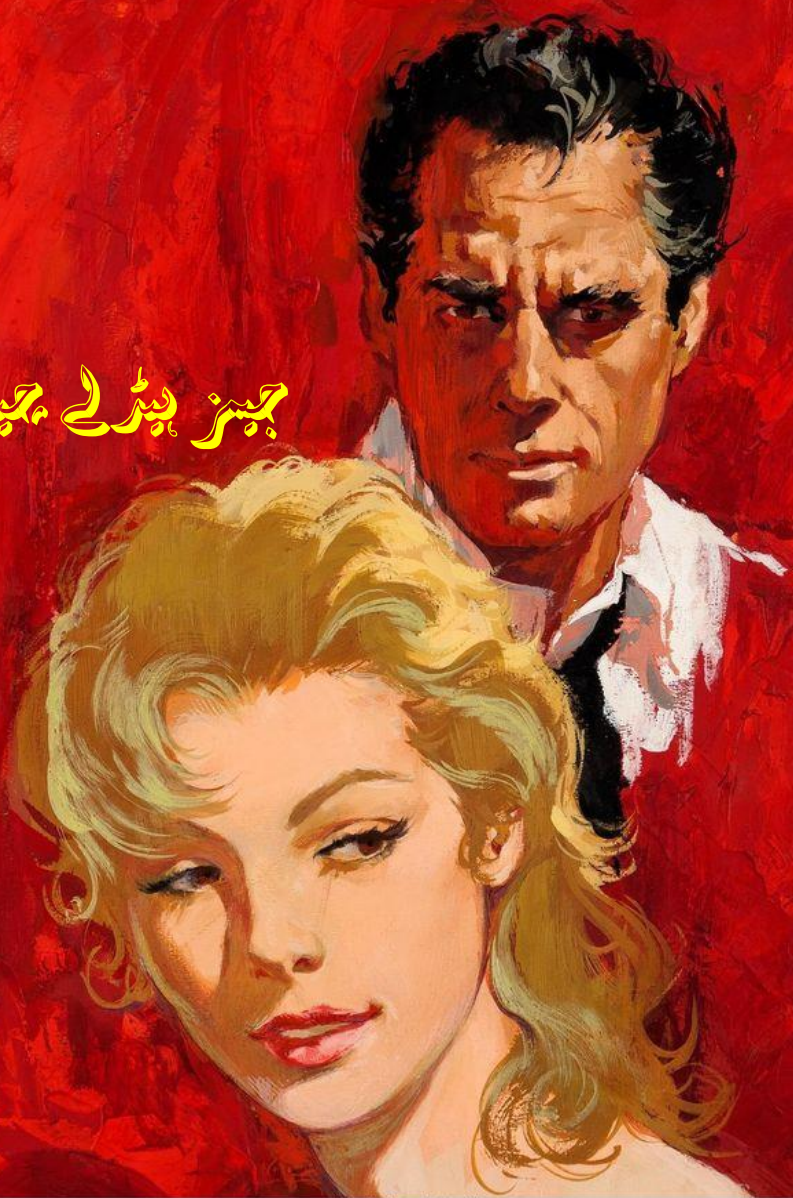


غیر منوفع ہوز

جیسز ہیڈلے جیسز



غیر متوقع موڑ

"جارج کی موت ایک بھیاںک حقیقت بن چکی تھی، لیکن مارہ کی بے رحمی اور چالاکی نے اس کی زندگی کے آخری لمحے کو ایک خوفناک سازش میں بدل دیا۔ اس نے اپنے شوہر کی موت کو محض ایک کھیل بنالیا، مگر اس کے پیچھے چھپی حقیقت نے سب کو ہلا کر رکھ دیا۔"

مترجم : مظہر حسین

<https://www.facebook.com/share/g/17gVK6Xocf/>

میں نے پہلی بار جارج ہیمنگوے سے اس وقت ملاقات کی جب میں کی ویسٹ میں مارلن مچھلی پھرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ ملاقات اتفاقی طور پر پلازا ہوٹل میں ہوئی۔ وہ ایک بڑے گروپ کے ساتھ تھا، جبکہ میں اکیلا تھا۔ پہلی مرتبہ یہ میری گہرے سمندر میں مچھلی پھرنے کی کوشش تھی، اور میں چاہتا تھا کہ یہ تجربہ تنہا کروں۔

پچھلے ایک سال میں، میں نے اپنی کمپنی کو بحران سے نکالنے کے لیے سخت محنت اور پریشانیوں کا سامنا کیا تھا۔ اب جب کہ حالات بہتر ہو چکے تھے، میں نے سوچا کہ کچھ ہفتے آرام کے لیے نکالنے کا حق بنتا ہے۔ اسی لیے میں کی ویسٹ آگیا۔ میں نے وہاں کی ماہی گیری کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا اور لگا کہ یہ میرے موڈ کے لحاظ سے بالکل موزوں ہوگا۔

میں نے خود کو جونی کے حوالے کر دیا، جو ساحل کے بہترین ماہی گیروں میں سے ایک تھا۔ ہم تقریباً ہر روز ایک تیز رفتار موٹر بوٹ میں سمندر میں نکلتے۔ وہ نرم لہجے اور صبر والا شخص تھا، میرے خیال میں جب میں اپنی بات ختم کر چکا، تب تک اس کا سارا صبر آزمایا جا چکا تھا۔ ہم ایک ہفتے تک سمندر میں شکار کرتے رہے، مگر ایک بھی مارلن مچھلی نظر نہیں آئی۔ شاید وہ مجھے نظر انداز کر رہی تھیں، اور ہفتے کے آخر تک جونی بھی مجھے غور سے دیکھنے لگا تھا۔

مجھے یاد ہے کہ میں پلازا ہوٹل کے لاؤنج بار میں بیٹھا تھا، ایک اور مایوس کن دن گزارنے کے بعد، سوچ رہا تھا کہ آخر گھرے سمندر کی مچھلیاں پکڑنے میں کون سا مزہ ہے۔ تبھی تقریباً بارہ لوگوں کا ایک گروپ اندر داخل ہوا، اتنا شور مچا رہے تھے کہ لگ رہا تھا کہ ساری مارلن مچھلیاں میکسیکو کا سمندر چھوڑ کر بھاگ جائیں گی۔ وہ سب بار کے گرد جمع ہو گئے، اور چونکہ میرے پاس کوئی خاص مصروفیت نہیں تھی، میں انہیں دلچسپی سے دیکھنے لگا، شاید کچھ زیادہ ہی غور سے۔

وہ لڑکیاں ویسی ہی تھیں جیسی عام طور پر مہنگے ہوٹلوں میں سیزن کے دوران نظر آتی ہیں—خوبصورت اور نازک مزاج۔ ان کی تعداد پانچ تھی، سب نے ساحلی پتلون، چپلیں اور چمکدار رنگ کے رومال پہنے ہوئے تھے جو ان کے جسمانی خدوخال کو چھپا رہے تھے۔ وہ ہنسی مذاق کر رہی تھیں، جیسے ہمیشہ کرتی ہیں، اور جیسے ہی انہوں نے بار کی کرسیوں پر بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی، فوراً تیزی سے گلابی شراب پینے لگیں۔ جارج ہیمنگوے کے علاوہ، باقی مرد بھی ایک جیسے لگ رہے تھے۔ انہوں نے سفید پتلون پہن رکھی تھی، گلے میں مختلف رنگوں کے رومال باندھے تھے، اور، ہمیشہ کی طرح، ہرن کی کھال کے جوتے پہنے ہوئے تھے۔

میری نظر پورے گروپ پر گئی اور جارج پر آکر رک گئی۔ وہ فوراً میری توجہ کا مرکز بن گیا، اور میں سوچنے لگا کہ وہ کون ہے۔ اس کی شخصیت اتنی مضبوط تھی کہ باقی سب

لوگ دیوار پر بنی تصویروں جیسے لگ رہے تھے۔ وہ لمبا اور مضبوط جسم کا مالک تھا، چوڑے کندھے، پتلی کمر اور لمبی ٹانگیں اس کی شخصیت کو مزید نمایاں کر رہی تھیں۔ ایک نظر میں اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ زندگی کے مزے لینے کا عادی ہے اور ان لمحات کو بھرپور طریقے سے جیتا ہے۔

میں نے دیکھا کہ وہ سب کے مشروبات کے پیسے اپنے پرانے پرس سے ادا کر رہا تھا۔ مجھے یہ سب دیکھ کر مزہ آ رہا تھا کہ عورتیں ایک دوسرے کو چالاکی سے پیچھے چھوڑ کر سب کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

کچھ دیر بعد سب نے اپنی مشروبات کو ختم کیں اور نہانے کے لیے جانے لگے۔ جارج نے کہا کہ وہ بعد میں آئے گا کیونکہ اس کا سوئمنگ سوٹ کمرے میں رہ گیا تھا۔ وہ براؤن چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ لیے انہیں جاتا دیکھ رہا تھا، پھر لفٹ کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی وہ مڑا، اس کی نظر مجھ پر پڑی، اور اسے اندازہ ہو گیا کہ میں کافی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ سیدھا میرے پاس آ گیا۔

"میں جارج ہوں،" اس نے کہا۔ "تم یہاں اکیلے ہو؟"

میں نے وضاحت کی کہ یہ میرا اپنا فیصلہ تھا اور پھر میں نے اسے گہرے سمندر میں مچھلی پکڑنے کے بارے میں بتایا۔ مارلن مچھلی کا نام سنتے ہی اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"تمہارا شکار کیسا جا رہا ہے؟" اس نے پوچھا۔

میں نے کندھے اچکائے۔ "بہت سست رفتار لگ رہا ہے،" میں نے افسوس سے کہا۔ "جب سے میں یہاں آیا ہوں، ایک بھی بڑی مچھلی نظر نہیں آئی۔"

جارج نے کھڑکی سے باہر نہانے کے لیے جاتے گروپ کی طرف شرمندگی سے دیکھا۔ "دیکھو، دوست،" اس نے کہا، "کیوں نہ ہم دونوں کل صبح جلدی جا کر قسمت

آزمائیں؟ یقین مانو، میرے گروپ میں کسی کو بھی پھٹی پھڑنے میں دلچسپی نہیں، اور میرا دل بہت چاہ رہا ہے کہ میں کانٹا ڈالوں۔ کیا کہتے ہو؟"

میں نے فوراً ہامی بھر لی۔ اب مجھے احساس ہو رہا تھا کہ اس سفر میں اکیلے آنا میری غلطی تھی۔ میں نے سوچا تھا کہ میں پھٹی پھڑنے میں اتنا مصروف رہوں گا کہ کوئی ساتھ میرے لیے رکاوٹ بن جائے گا۔

خیر، مختصر یہ کہ وہ دن یادگار رہا۔ ہم نے ایسا شکار کیا جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ جارج کو معلوم تھا کہ پھلیاں کہاں ملیں گی، اور جوپی، جو ہمارے ساتھ تھا، ہمارے جتنا ہی پر جوش نظر آ رہا تھا۔

اس دن، جب ہم میکسیکو کی نیلی گہرائیوں میں شکار کر رہے تھے، ہم میں ایک ایسی دوستی قائم ہو گئی جو حیران کن تھی، کیونکہ ہمارے درمیان کوئی چیز مشترک نہیں تھی۔ میرا اصل شوق میرا کام تھا۔ میں غیر شادی شدہ تھا اور رنگین زندگی میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتا تھا۔ میرے کافی اچھے دوست تھے، جن میں سے زیادہ تر کا تعلق میرے کام سے تھا، اور بطور مشغلہ میں ہلکے پھلکے ناول لکھتا تھا، جو معمولی حد تک کامیاب بھی رہے تھے۔

دوسری طرف، جارج ایک بے فکر زندگی گزارنے والا شخص تھا۔ وہ بہت زیادہ شراب پیتا تھا اور اپنی ہی زبان میں کہوں تو "عورتوں کے پیچھے بھاگنا" اس کا شوق تھا۔ اس کی سب سے بڑی دیوانگی رفتار تھی۔ اس کے پاس کئی گاڑیاں تھیں، لیکن اس کی سب سے پسندیدہ ایک بڑی ریسنگ بوگاٹی تھی، جسے وہ موقع ملتے ہی خطرناک حد تک تیز چلاتا تھا۔

مجھے اکثر حیرانی ہوتی کہ وہ مجھ سے اتنا لگاؤ کیوں رکھتا تھا اور میری رفاقت کیوں چاہتا تھا۔ ان تین ہفتوں میں جب میں کی ویسٹ میں رہا، وہ ہر وقت میرے ساتھ رہا۔ اس کے ارد گرد رہنے والی حسیناؤں کا ایک پورا گروپ تھا، جو مجھے شک کی نظر سے دیکھتا

تھا۔ میں ان کی ناراضگی سمجھ سکتا تھا۔ میری موجودگی میں جارج کو وہ سب بورنگ لگنے لگتی تھیں، اور اس کا مطلب تھا کہ انہیں کسی اور کو ڈھونڈنا پڑتا جو ان کے مشروبات اور دیگر مہنگی چیزوں کے پیسے دیتا۔

میری روانگی کی آخری رات، مجھے یاد ہے کہ جارج میرے کمرے میں آیا اور میرے بستر پر بیٹھ گیا۔ میں اپنے لباس کی آخری تیاری کر رہا تھا، اور مجھے اپنی ٹائی صحیح طریقے سے لگانے میں مشکل ہو رہی تھی۔

جارج مجھے غور سے دیکھتا رہا، پھر بولا، "تمہاری بہت یاد آنے لگی۔ کاش تم کچھ اور دن یہاں رہتے۔"

میں نے کہا، "ہاں، جانے کا افسوس تو ہے۔ بہت اچھا وقت گزرا۔ شاید ہم بعد میں کہیں دوبارہ ملیں۔"

جارج نے سنجیدگی سے کہا، "جب میں نیویارک آؤں گا، تو تم سے زیادہ وقت گزارنا چاہوں گا۔"

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ وہ ایسا محسوس کرتا ہے، اور ہم نے ایک دوسرے کو اپنے کارڈ دیے۔ میں بھی چاہتا تھا کہ جلد ہی اس سے ملاقات ہو، کیونکہ اس کی صحبت ہمیشہ پر جوش رہتی تھی۔

لیکن، جیسا کہ اکثر ہوتا ہے، میں نیویارک واپس آ کر کام میں الجھ گیا۔ کئی ہفتے گزر گئے اور میں جارج کو تقریباً بھول ہی گیا۔ پھر ایک دن صبح، میں نے اخبار میں اس کی تصویر دیکھی اور ایک رپورٹ پڑھی کہ اس نے ایک بڑی کارریئر میں حصہ لیا ہے۔ ریسنگ کے ماہرین کا خیال تھا کہ وہ جلد ہی ایک بڑا اسٹار بننے والا ہے۔

مجھے یہ جان کر حیرانی ہوئی کہ وہ اس میدان میں آ گیا ہے، لیکن میں نے اسے مبارکباد کا ایک خط بھیج دیا، یہ سوچ کر کہ شاید اسے خوشی ہوگی۔ یہ معلوم نہیں کہ وہ خط اسے ملایا نہیں، کیونکہ اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

پھر مجھے واشنگٹن جانا پڑا، کیونکہ ہماری کہنی وہاں ایک نئی شاخ کھول رہی تھی۔ اس لیے جارج سے نیویارک میں ملاقات کی امید کچھ عرصے کے لیے ملتوی ہو گئی۔ رفتار کی دنیا میں جارج کی شہرت حیرت انگیز تھی۔ جلد ہی ہر بڑی کارریس میں اس کی شرکت ضروری سمجھی جانے لگی۔ درحقیقت، وہ اتنے مسلسل سے جیتنے لگا کہ اس کا نام ہر زبان پر عام ہو گیا۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ دوسرے ڈرائیورز سے زیادہ ماہر تھا، بلکہ وہ ایک بار اپنی گاڑی کو تیز ترین رفتار پر لے آتا اور پھر اسی رفتار پر قائم رہتا۔ خطرناک راستے اور خطرناک موڑ اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتے تھے۔ وہ اپنی گاڑی کو ایک گولی کی طرح آگے دھکیلتا اور کسی معجزے کے تحت صحیح سلامت اختتام تک پہنچ جاتا۔

اس کے بے خوف انداز کے بارے میں اتنی باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک ہفتے کے دن میں نے فیصلہ کیا کہ میں بھی ایسی ریس دیکھنے جاؤں جس میں وہ شریک تھا۔ وہ دوپہر میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ جب اس کی گاڑی فائنل جھنڈے کے پاس پہنچی تو وہ دوسرے نمبر پر آنے والے سے ایک چوتھائی میل آگے تھا۔ میری حالت یہ تھی کہ میرے پیر کا پ ر ہے تھے، اور مجھے بار میں جا کر خود کو سنبھالنے کے لیے سہارا لینا پڑا۔ میری قمیض پسینے سے پیٹھ پر چپک گئی تھی، کیونکہ میں جارج کی دیوانہ وار ڈرائیونگ پر خوف اور بے چینی سے لرز رہا تھا۔

میں جانتا تھا کہ جارج تک پہنچنا مشکل ہو گا جب تک کہ اس کے ارد گرد موجود مداحوں کا ہجوم نہ چھٹ جائے، اس لیے میں نے بار میں بیٹھ کر ایک بہترین شراب پی کر خود کو تھوڑا پرسکون کیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد، جارج بار میں داخل ہوا، اس کے پیچھے مداحوں کا ایک بڑا گروہ تھا۔ ایک نظر میں ہی میں سمجھ گیا کہ اس کے ساتھ وہی پرانی محفل ہے — زیادہ شراب پینے والے اور بے فکر لوگ۔ چھ مہینے بعد اسے دیکھ کر میں حیران ہوا کہ وہ کافی

دبلا اور پہلے سے زیادہ عمر رسیدہ لگ رہا تھا۔ لیکن سب سے زیادہ حیرت مجھے اس بات پر ہوئی کہ وہ صرف ہلکی شراب پی رہا تھا، جبکہ باقی سب خالص شراب کے مزے لے رہے تھے۔

میں نے جارج سے بات کرنے میں تھوڑی ہچکچاہٹ محسوس کی، کیونکہ وہ پہلے ہی اتنے لوگوں میں گھرا ہوا تھا۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کرنا چاہیے کہ اچانک اس کی نظر مجھ پر پڑ گئی۔ پہلے تو وہ حیرانی سے دیکھتا رہا، پھر اس کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا، اور اس نے اپنے گروپ سے معذرت کرتے ہوئے تیزی سے میری طرف قدم بڑھا دیے۔

اس نے جوش سے میرا ہاتھ دبایا۔ "یہ واقعی زبردست ہے!" وہ بولا، "خدا کے واسطے، تم اتنے عرصے کہاں رہے؟"

میں نے اسے اپنی کاروباری مصروفیات کے بارے میں بتایا، مگر وہ آدمی توجہ سے ہی سن رہا تھا۔ درمیان میں ہی وہ بول اٹھا، "مجھے تم سے بات کرنی ہے، لیکن پہلے اس بھیڑ سے جان چھڑانی ہوگی۔ کیا تم باہر میرا انتظار کرو گے؟ ہم ساتھ ڈنر کرتے ہیں۔"

میں نے فوراً ہامی بھر لی، اور وہ واپس اپنے گروپ کی طرف چلا گیا۔ وہ سب حیرت سے ہمیں دیکھ رہے تھے، شاید سوچ رہے تھے کہ میں کون ہوں۔

مجھے زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا۔ حیرانی کی بات یہ تھی کہ وہ اتنے سارے لوگوں سے بہت جلدی جان چھڑا کر باہر آ گیا۔ پندرہ منٹ کے اندر، وہ میرے ساتھ کھڑا تھا۔ اس نے میرا بازو پکڑا اور جلدی سے مجھے سڑک پار لے گیا، جہاں اس کی بوگائی کھڑی تھی۔

"اب بھی وہی پرانی گاڑی ہے، دیکھ رہا ہوں،" میں نے آہستہ سے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں، وقتاً فوقتاً اس کی مرمت کروا تا رہتا ہوں، لیکن اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں۔" جارج نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ "تمہیں دوبارہ دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے۔ کہاں چلیں؟ میکس ریسٹورنٹ کا کیا خیال ہے؟ وہاں اچھا کھانا ملتا ہے۔"

"بالکل، جہاں مرضی لے چلو، بس رفتار آہستہ رکھنا،" میں نے التجا کی، "مجھے تیز رفتاری کی عادت نہیں۔"

جارج ہنس دیا اور گاڑی کا گیزر لگا دیا۔ اس نے حیرت انگیز طور پر کافی مناسب رفتار میں گاڑی چلائی۔ وہ میرے واشنگٹن کے سفر کی مکمل تفصیلات جاننا چاہتا تھا۔ وہ اتنا زیادہ اصرار کر رہا تھا کہ مجھے لگا جیسے وہ اپنے بارے میں بات کرنے سے گریز کر رہا ہو، کم از کم تب تک جب تک ہم اس غیر متوقع ملاقات کی حیرانی سے باہر نہ آ جائیں۔

ہم میکس پہنچے، جہاں زیادہ رش نہیں تھا، اور ایک پرسکون میز حاصل کر لی۔ ہم نے ہلکا کھانا آرڈر کیا۔

میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کیا پیے گا، لیکن اس نے سر ہلا دیا۔ "میں نے شراب چھوڑ دی ہے،" اس نے کہا، "یہ بہت مشکل کام تھا، لیکن میری فیلڈ میں اس کا کوئی فائدہ نہیں۔"

میں نے اپنے لیے ہلکی شراب کی بوتل منگوائی۔ "تم تو واقعی مشہور ہو چکے ہو، جارج،" میں نے کہا، "آخر تم نے ریسنگ شروع ہی کیوں کی؟"

جارج نے مجھے عجیب انداز میں دیکھا۔ "کیوں نہیں؟ تم جانتے ہو کہ مجھے رفتار کا شوق ہے۔"

"ہاں، لیکن میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تمہیں اتنا جنون ہوگا۔ آخر اگر کبھی تیز رفتاری کا مزہ لینا ہی ہے تو تمہارے پاس بوگائی موجود ہے۔ صاف کہوں تو، تم بہت خطرناک کھیل کھیل رہے ہو۔ آج دوپہر تم نے مجھے ڈرا کر رکھ دیا تھا۔"

جارج نے سر ہلایا۔ "تم ایک سمجھدار آدمی ہو۔ اس کے پیچھے ایک وجہ ہے، اور بہت اچھی وجہ۔"

"ضرور کوئی خاص وجہ ہوگی،" میں نے کہا۔ "میں نے اپنی زندگی میں اتنی پاگلوں جیسی ڈرائیونگ نہ دیکھی ہے اور نہ دیکھنا چاہوں گا۔ کیا تم واقعی مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ پچھلے چھ ماہ سے یہی کر رہے ہو؟"

"میرے لیے یہ آسان نہیں ہے۔ پیشہ ور ڈرائیوروں کے پاس کئی چالاکیاں ہوتی ہیں، اور یقین مانو، اس کھیل میں بے شمار چالیں ہوتی ہیں۔ جیتنے کے لیے میں صرف ایک ہی چیز کرتا ہوں—زیادہ سے زیادہ رفتار برقرار رکھتا ہوں، اور یہی میری واحد طاقت ہے۔"

یہ بات میری سمجھ سے باہر تھی۔ "کیا جیتنا واقعی اتنا ضروری ہے؟" میں نے حیرت سے کہا۔ "میرا مطلب ہے، تم وہ شخص نہیں لگتے جو ہر چیز میں جیتنا ضروری سمجھے، اور نہ ہی ایسا ہے کہ تمہارے لیے ہارنا مالی طور پر کوئی مسئلہ ہو۔"

اسی وقت ویٹر ہمارا پہلا کھانا لے آیا، اور کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر جارج نے آہستہ سے کہا، "تمہیں سمجھنا ہوگا، مارہ چاہتی ہے کہ میں جیتوں۔"

میں نے حیرانی سے "اوہ" کہا، اور پھر پوچھا، "معذرت چاہتا ہوں، جارج، لیکن میں ذرا بے خبر ہوں۔ مارہ کون ہے؟"

جارج نے کچھ ہچکچاتے ہوئے کہا، "مارہ وہ لڑکی ہے جس سے میں شادی کرنے والا ہوں۔"

میں نے بے ساختہ مبارکباد دی، لیکن وہ خوش نظر نہیں آ رہا تھا، جس کی وجہ سے مجھے اور بھی حیرانی ہوئی۔ میری مبارکباد بے اثر سی لگ رہی تھی۔

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی، پھر میں نے کہا، "اچھا، ذرا تفصیل سے بتاؤ۔"

جارج نے کندھے اچکاتے اور بولا، "پتہ نہیں، میں تمہیں زیادہ تفصیلات میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ بات یہ ہے کہ ماثرہ کو مشہور لوگ پسند ہیں۔ پہلے تو وہ مجھ پر توجہ ہی نہیں دیتی تھی، پھر جب میرے ریسنگ کے چرچے ہونے لگے تو اس نے دلچسپی لینا شروع کی۔ میں نے اس کے لیے ریسنگ شروع کی، اور اب ہم شادی کرنے والے ہیں۔"

جارج جب یہ سب کہہ رہا تھا تو وہ مسلسل میری نظروں سے بچ رہا تھا، اور مجھے یہ ساری بات بہت عجیب لگی۔ "لیکن جارج، کیا وہ نہیں سمجھتی کہ تم کتنے خطرے میں پڑ رہے ہو؟ میرا مطلب ہے، وہ یہ نہیں چاہے گی کہ تمہیں کچھ ہو جائے۔"

مجھے لگا میں بے معنی باتیں کر رہا ہوں، اس لیے خاموش ہو گیا، اور خود پر تھوڑا غصہ آیا۔ میں پرانے خیالات کا آدمی ہوں، میرے نزدیک شادی میں ایک چوتھائی محبت اور تین چوتھائی رفاقت ہونی چاہیے۔ یہ سب کچھ مجھے ہالی ووڈ کی فلم جیسا لگ رہا تھا، جو مجھے کچھ خاص پسند نہیں آیا۔

جارج نے سر ہلایا۔ "میرا خیال ہے، وہ میری ڈرائیونگ پر پورا بھروسہ کرتی ہے۔"

میں نے خشک لہجے میں کہا، "سمجھ گیا۔"

"نہیں، تم نہیں سمجھے،" جارج نے اداسی سے کہا۔ "تمہیں لگ رہا ہوگا کہ یہ سب عجیب ہے، اور حقیقت میں ایسا ہی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب اب مجھ پر بہت زیادہ دباؤ ڈال رہا ہے۔ میں زیادہ دیر تک اسے نہیں سنبھال سکتا۔"

جارج کی آنکھوں میں ایک ایسی وحشت ابھری جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ بہت کم مواقع پر کسی مرد کے چہرے پر کھلا خوف نظر آتا ہے، لیکن اس رات میں نے وہ خوف دیکھا، اور یہ ایک اچھا تجربہ نہیں تھا۔

میں نے کہا، "کوئی بھی آدمی اتنی دیر تک یہ سب نہیں کر سکتا۔ کیوں نہ تم ابھی چھوڑ دو؟ تمہیں جتنی شہرت چاہیے تھی، وہ مل چکی ہے۔ تم نے کافی کچھ حاصل کر لیا ہے۔"

"نہیں، میں ابھی نہیں چھوڑ سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ تم یہ نہیں سمجھو گے۔ مجھے تب تک یہ سب کرنا ہو گا جب تک میری شادی نہیں ہو جاتی۔" — پھر شاید —
میں نے تجویز دی، "چلو بار چلتے ہیں، ایک برانڈی پی لیتے ہیں، تمہاری طبیعت بہتر ہو جائے گی۔"

جارج نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں دوبارہ شروع کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ اگر ایک بار پھر پینا شروع کیا، تو میرا کام ختم ہو جائے گا۔" اس نے اپنے گھسنے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔ "خدا کی قسم! ایک بار میں بال بال بچا تھا۔ وہ اس وقت کی بات ہے جب مارہ پہلی بار میری ریس دیکھنے آئی تھی۔ میں اسے متاثر کرنا چاہتا تھا، لیکن اندر سے گھبراہٹ محسوس کر رہا تھا، اس لیے میں نے شراب پی لی۔ اس نے میرا ڈر ختم کر دیا۔ میں نے ایک موڑ پر سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی گھمائی۔ سب کو لگا کہ یہ کمال کی ڈرائیونگ تھی، اور مارہ بہت خوش ہوئی، لیکن میں جانتا تھا کہ میں حادثے کے کتنے قریب تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ میرا اندازہ لگانے کی صلاحیت کمزور پڑ رہی ہے، اس لیے میں نے شراب چھوڑ دی۔ سچ بتاؤں، کبھی کبھی مجھے واقعی بہت خوف آتا ہے۔"

مجھے جارج کی حالت دیکھ کر واقعی تشویش ہونے لگی۔ وہ خود کو پُر سکون ظاہر کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا، لیکن کبھی کبھار اس کی آنکھوں میں ایک ایسی جھلک نظر

آتی جس سے صاف لگتا کہ وہ بہت بری حالت میں ہے۔ اس کی آنکھوں میں خوف تھا، بالکل ایسے جیسے کوئی بچہ کسی ڈراؤنے خواب سے جاگ کر سہم گیا ہو۔

میں نے اس سے پوچھا، "شادی کب کر رہے ہو؟"

"اگلے مہینے کے شروع میں۔ دو مزید ریسیں باقی ہیں، پھر میں کی ویسٹ جا رہا ہوں ہنی مون کے لیے۔ اصل میں 'میں تم سے اسی بارے میں بات کرنا چاہتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی وہاں آؤ اور کچھ دن میرے ساتھ مچھلی پکڑنے چلو۔"

میں نے حیرانی سے اسے دیکھا، "میرے عزیز دوست، ہنی مون پر؟ یہ کیسے ممکن ہے؟"

وہ ہنس پڑا، "یار، اتنے پرانے خیالات کے مت بنو۔ تم کیوں نہیں آ سکتے؟ مارہ کو اچھے خاصے لوگوں کا ساتھ پسند ہے، اور ہمارے کافی دوست بھی وہاں ہوں گے۔"

میں نے سر ہلا دیا، "نہیں جارج، معذرت چاہتا ہوں، یہ ممکن نہیں۔ مجھے اپنے کام پر دھیان دینا ہے، اور میں اپنا ناول بھی مکمل کر رہا ہوں۔ بہت معذرت۔"

یہ کہتے ہی مجھے احساس ہوا کہ اس عجیب و غریب شادی کے پیچھے کچھ اور بھی ہے جو جارج نے مجھ سے نہیں بتایا۔ اچانک وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا، اور مجھے لگا جیسے وہ رو پڑے گا۔ اس نے میرا بازو اتنی سختی سے پکڑا کہ مجھے تکلیف ہوئی۔ "مجھے اکیلا مت چھوڑنا،" اس نے التجا کی، "میں تم پر بھروسہ کر رہا تھا۔ اگر تم نہ آئے تو شاید میں یہ سب برداشت نہ کر سکوں۔"

میں نے تیز لہجے میں پوچھا، "یہ سب آخر کیا معاملہ ہے؟" وہ سر جھکا کر بولا، "مجھ سے مت پوچھو۔ وقت آنے پر خود پتہ چل جائے گا۔ بس یہ مت کہو کہ تم نہیں آؤ گے۔ تمہیں ضرور آنا ہوگا۔"

آخر کار، میں نے اسے آنے کا وعدہ کر لیا۔ جیسے ہی میں نے ہامی بھری، وہ اچانک پُرسکون ہو گیا اور فوراً واپسی کی تیاری کرنے لگا۔ ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے وہ بولا،

"معذرت، لیکن ریس کے بعد میں بہت گھبراہٹ محسوس کرتا ہوں۔ شاید ایک اچھی نیند مجھے ٹھیک کر دے۔ میں بہت خوش ہوں کہ تم آرہے ہو۔ یہ بالکل پرانے دنوں جیسا ہوگا، ہے نا؟"

اس نے مجھے میرے اپارٹمنٹ چھوڑا، لیکن اندر آنے سے انکار کر دیا۔ "جلد ہی میں تمہیں تفصیلات لکھ بھیجوں گا، جیسے ہی سب انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔ مارہ کو یہ جان کر بہت مزہ آنے لگا کہ تم ایک مصنف ہو۔ اسے ایسے لوگوں سے خاص دلچسپی ہے۔"

میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا کیونکہ مجھے لگا کہ اس کے لہجے میں طنز چھپا تھا، لیکن اس کے چہرے پر کچھ بھی واضح نظر نہیں آیا۔ ہم نے ہاتھ ملایا اور الوداع کہہ دیا۔ میں اپنے اپارٹمنٹ کی طرف گیا، بہت ساری الجھی ہوئی سوچوں میں گم۔ یہ ایک عجیب اور بے چینی سے بھری شام رہی تھی۔

اگلے دن، مجھے اس پورے معاملے کا ایک سرامل گیا۔ یہ تب ہوا جب میں اپنے سینئر ڈائریکٹر، ڈریٹن، سے اتفاقہ گفتگو کر رہا تھا۔ ہم دونوں نے بہترین دوپہر کا کھانا ختم کیا تھا، اور میں جارج کے ساتھ ماہی گیری کے سفر کے لیے ضروری سامان خریدنے نکلنے والا تھا کہ اچانک ایک بات سامنے آئی جو سب کچھ واضح کر گئی۔

ڈریٹن نے مجھ سے پوچھا کہ میں پھلی پکڑنے کہاں جا رہا ہوں۔ میں نے اسے بتایا کہ میری جارج سے ملاقات کیسے ہوئی، اور جیسے ہی میں نے اس کا نام لیا، ڈریٹن کی دلچسپی فوراً بڑھ گئی۔

"جارج؟ وہی آدمی جو آئل کے کاروبار میں ہے، ہے نا؟"

"مجھے واقعی نہیں معلوم۔ میں نے کبھی اس بارے میں نہیں پوچھا۔ یہ جارج تو وہی ہے جو کارریسنگ میں مشہور ہے۔"

"ہاں، مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم اسے جانتے ہو۔ لیکن ایک بات تمہیں بتاؤں، میرا خیال ہے کہ وہ جلد ہی بہت بڑی مشکل میں پڑنے والا ہے۔"

مجھے محسوس ہوا کہ میں اس معاملے کی اصل حقیقت کے قریب پہنچ رہا ہوں، اس لیے میں دوبارہ بیٹھ گیا اور پوچھا، "کیسی مشکل؟"

ڈریٹن نے آواز دھیمی کر لی۔ "مجھے اطلاع ملی ہے کہ جن خاص آئل فیلڈز میں اس نے سرمایہ لگایا تھا، وہ اچانک سوکھ گئے ہیں۔ اس کی کمپنی وال اسٹریٹ کی تاریخ کے سب سے بڑے مالی بحرانوں میں سے ایک کا سامنا کرنے والی ہے۔ ابھی کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں۔ انجینئرز اس پر رپورٹ تیار کر رہے ہیں۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ سب کو یقین تھا کہ وہاں بڑی مقدار میں تیل نکالا جا رہا ہے۔ جب تک تمام مشینری نصب ہو گئی، سب ٹھیک تھا، لیکن پھر اچانک سب ختم ہو گیا۔ یہ ناقابل یقین ہے۔"

میں نے حیرانی سے ڈریٹن کو دیکھا۔ "وہ اگلے مہینے شادی کر رہا ہے،" میں نے کہا۔ "بیچارہ، کیا اسے اس سب کا علم ہے؟"

ڈریٹن نے کھانسا۔ "اس کی ہونے والی بیوی مارہ ہے۔ وہ خود چھ ملین ڈالر سے زیادہ کی مالکن ہے۔ میرا خیال ہے کہ شادی کا وقت کافی مناسب ہے۔"

تو، بس یہی راز تھا۔ اب سب کچھ واضح ہو چکا تھا۔ جارج اس شادی کے ذریعے اپنی مالی حالت کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا، اور اس حقیقت نے میری نظروں میں اس کی عزت کافی حد تک کم کر دی۔ میں نے ڈریٹن سے کچھ نہیں کہا اور اپنے سامان کی خریداری کے لیے نکل گیا۔ اب جب کہ میں نے اس کہانی کا آغاز دیکھ لیا تھا، میں اس کا انجام بھی دیکھنا چاہتا تھا۔

وقت تیزی سے گزر رہا تھا، کیونکہ میں کی ویسٹ جانے سے پہلے اپنی کتاب مکمل کرنے کے لیے سخت محنت کر رہا تھا۔ اس دوران میں نے اخبار میں دیکھا کہ جارج

نے ایک اور ریس میں حصہ لیا تھا۔ اس بار اخبارات میں بڑی بڑی سرخیوں میں اس کے حیران کن طور پر موت سے بچنے کی خبر چھپی تھی۔ بتایا گیا تھا کہ اس نے انتہائی لاپرواہی سے ایک موڑ کاٹا اور سو میل فی گھنٹہ سے زیادہ کی رفتار پر گاڑی پھسل گئی۔ گاڑی کئی بار الٹ کر تباہ ہو گئی، لیکن وہ خود محفوظ رہا۔ گاڑی مکمل طور پر جل گئی تھی۔ یہ خبر پڑھ کر مجھے وہ دن یاد آیا جب میں نے اسے ریس کرتے دیکھا تھا۔ میں نے ناگواری سے اخبار ایک طرف پھینک دیا۔ مجھے اس کے چہرے پر وہی خوف نظر آنے لگا، اور میں سوچنے لگا کہ شاید اس بار اس کے اعصاب مزید کمزور ہو گئے ہوں گے۔

اس واقعے کے ایک ہفتے بعد، مجھے جارج کی طرف سے ایک خط ملا، جس میں اس نے مجھے اگلے ہفتے ہفتے کے دن کی ویسٹ آنے کی دعوت دی تھی۔ اس نے لکھا تھا کہ وہ مجھے شادی میں نہیں بلائے گا، کیونکہ اسے معلوم تھا کہ میں ان سینکڑوں مہمانوں کے درمیان بور ہو جاؤں گا جو وہاں آرہے ہیں۔

"یہ لوگ تمہاری پسند کے نہیں ہیں،" جارج نے لکھا، "اور سچ کوں تو میرے بھی نہیں، لیکن مائرہ چاہتی ہے کہ یہ سب آئیں۔" کی ویسٹ میں صورتحال بہتر ہوگی۔ پچھلے دن جب میری گاڑی الٹ گئی تھی، مجھے شدید جھٹکا لگا۔ اب مجھے لگتا ہے کہ وہ میری آخری ریس تھی۔ مائرہ کو ابھی تک معلوم نہیں۔"

اس کے خط کی لکھائی سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سخت ذہنی دباؤ میں ہے، اور اس کی آخری ریس کے ذکر نے مجھے چونکا دیا۔ میں نے امید کی کہ میکسیکو کے سمندر کے قریب کا ماحول اسے بہتر محسوس کرائے گا، لیکن اب جب مجھے اس کی شادی کی اصل وجہ معلوم ہو چکی تھی، تو اس سفر کا جوش میرے لیے کم ہو چکا تھا۔

بہر حال، ہفتہ آیا، اور پورا ہفتہ مصروف رہنے کے بعد میں نے وقت بچانے کے لیے ہوائی سفر کیا۔

جارج نے جو شاندار ساحلی گھر کرائے پر لیا تھا، میں سیدھا وہیں پہنچا۔ جیسے ہی میری گاڑی گھر کے چھوٹے دائرہ نما پارکنگ میں داخل ہوئی، مجھے کھڑکیوں سے قمقمے اور شور سنائی دینے لگا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے جارج کا تعلق ہمیشہ شور و ہنگامے سے جڑا رہتا تھا۔

جارج دوڑتا ہوا باہر آیا۔ اس نے سفید پتلون، گہرے سرخ رنگ کی قمیض اور چھلیں پہن رکھی تھیں۔ مجھے تسلیم کرنا پڑا کہ وہ بے حد وجہ لگ رہا تھا۔ سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر اس نے مسکراتے ہوئے میرا ہاتھ دبایا، "کیا زبردست نظارہ ہے!" اس نے کہا، "کیسے ہو؟ سب تم سے ملنے کے لیے بے تاب ہیں، ایک اصل مصنف سے! اندر چلو۔"

مجھے فوراً اندازہ ہو گیا کہ وہ کافی زیادہ پی چکا ہے، کیونکہ وہ معمولی سا لڑکھڑا رہا تھا۔ اس کے سانس سے وہسکی کی اتنی تیز بو آرہی تھی کہ مجھے کراہیت محسوس ہوئی اور میں نے ناپسندیدگی سے سر موڑ لیا۔ وہ ہنستے ہوئے بولا، "معذرت، دوست، لیکن ہم جشن منا رہے تھے۔ آؤ، اندر چلو اور ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ میں پہلے ہی بتا دوں، اگر یہاں ٹھہرنا ہے، تو تمہیں نشے میں دھت رہنا پڑے گا!"

وہ مجھے ایک وسیع لاؤنج میں لے گیا۔ دور کھلے دروازوں کے پار، کئی لوگ بیٹھے اور کھڑے دکھائی دیے، سب کے ہاتھ میں مشروبات کے گلاس تھے۔ جیسے ہی ہم اندر گئے، سب ہماری طرف دیکھنے لگے۔ ایک لڑکی دروازے تک آئی، پھر ہماری طرف بڑھنے لگی۔

جارج نے کہا، "یہ مارہ ہے،" اور میرا تعارف کرایا۔ مارہ کا نام میں پہلے بھی سن چکا تھا، کیونکہ اس کی پارٹیز کا اکثر اخبارات میں ذکر آتا تھا۔ لیکن میں نے کبھی اس کی تصویر نہیں دیکھی تھی، اس لیے اسے پہلی بار دیکھ کر

مجھے سخت حیرانی ہوئی۔ صرف اپنے چہرے پر جذبات چھپانے کی عادت کی وجہ سے میں اپنی مایوسی کو ظاہر ہونے سے روک سکا۔

یہ بتانا بہت مشکل ہے کہ مارہ کیسی تھی۔ وہ عام قد سے لمبی، نازک نقوش والی، ریشمی پلاٹینم بالوں والی، اور ظاہر ہے، ہمیشہ مکمل تیار رہنے والی تھی۔ یہ سب کچھ تو اسے خدا اور دولت نے دیا تھا، لیکن اس کا تاثر وہ سب کچھ مٹا دیتا تھا جو اس کے حق میں جا سکتا تھا۔ صاف بات کہوں تو وہ ایک بہت مہنگی طوائف لگتی تھی۔ اس کی آنکھیں سرد، چالاک اور بے رحم تھیں، اور اس کے ہونٹ سخت۔ وہ بالکل بے باک لگتی تھی، جیسے وہ کسی بھی حد تک جا سکتی ہو صرف سنسنی خیزی کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے۔

شاید میرے چہرے پر تھوڑی ناپسندیدگی ظاہر ہو گئی تھی، یا پھر وہ بہت تیز تھی، کیونکہ جب اس نے میرا ہاتھ تھاما تو ہلکا سا طنزیہ قہقہہ لگایا اور بولی۔

"کتنے اچھے آدمی ہو! لگتا ہے میں نے تمہیں پہلے ہی حیران کر دیا۔"

جارج بھی مجھے دیکھ رہا تھا۔ "اس کی باتوں کا دھیان مت دو،" اس نے کہا، "یہ نشے میں دھت ہے۔"

وہ ہنسی اور اپنا ایک پتلا سفید بازو اس کی گردن میں ڈال دیا۔ "اندر آؤ اور باقی سب سے ملو،" اس نے کہا۔ "انہوں نے تمہاری کتابیں پڑھی ہیں اور وہ انہیں زبردست سمجھتے ہیں۔"

بعد میں، جب میں اپنے کمرے میں آیا، تو کھڑکی کے پاس بیٹھ کر خوبصورت سمندر کا نظارہ کرتے ہوئے مجھے دلی سکون ملا۔ میں نے طے کر لیا کہ میں زیادہ دیر اس گھر میں نہیں رہ سکتا۔

رات کے کھانے کے لیے کپڑے بدلتے وقت، میں سوچ رہا تھا کہ جارج کی شادی ایک المیہ تھی۔ یہ واضح تھا کہ وہ مارہ سے نفرت کرتا تھا۔ وہ صرف ایک مشہور شخص

سے شادی کرنے پر خوش تھی، لیکن اس میں محبت نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ یہ ایک نہایت ناخوشگوار رشتہ تھا۔

دروازے پر دستک ہوئی، اور جارج اندر آیا۔ وہ بستر پر بیٹھ گیا۔ وہ ابھی تک نشے میں لگ رہا تھا، لیکن اس کا چہرہ سنجیدہ اور جھریوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ مجھے گھور رہا تھا۔ "تمہیں وہ کیسی لگی؟" اس نے اچانک پوچھا۔

یہ وہ سوال تھا جس کی میں نے بالکل توقع نہیں کی تھی۔ مجھے غصہ آیا کہ وہ مجھے جھوٹ بولنے پر مجبور کر رہا تھا، کیونکہ میں اسے سچ نہیں بتا سکتا تھا۔

اس نے میری جھجک بھانپ لی۔ "کھو، جو سوچ رہے ہو وہی بولو۔ تم ہی وہ واحد شخص ہو جو مجھ سے سچ بولتا ہے۔ تو بتاؤ۔"

میں نے آہستہ سے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ تم خوش نہیں ہو۔ جارج، مجھے افسوس ہے۔"

"میرے لیے افسوس مت کرو!" اس نے تلخی سے کہا۔ "یہ سب میں نے خود اپنے ساتھ کیا ہے، ہے نا؟ مجھے معلوم تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ نہیں، میں ایک کینہ ہوں۔ میں نے اپنے آپ کو اس عورت کے ہاتھ بیچ دیا، بس اس کے ڈھیروں پیسوں کے لیے۔ تمہیں بھی یہی لگتا ہے، ہے نا؟"

میں نے سگریٹ جلائی اور کھڑکی کی طرف چل دیا۔ "مجھے تمہیں یہ بتانا ہے کہ ایک افواہ گردش کر رہی ہے کہ تمہاری کمپنی، جارج ہمنگ وے، ساویر اور کرٹس، مالی بحران کا شکار ہے۔"

جارج نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ "تمہیں یہ کیسے پتا چلا؟" اس کا چہرہ ایک دم سفید پڑ گیا۔ "اور کس کو معلوم ہے؟"

"ابھی یہ بات اتنی عام نہیں ہوئی، لیکن مجھے ڈر ہے کہ جلد ہی سب کو معلوم ہو جائے گا۔"

اس نے تلخی سے کہا، "تمہیں لگتا ہے کہ میں ایک خود غرض آدمی ہوں، ہے نا؟ تمہیں لگتا ہے کہ میں صرف اپنی جان بچانے کے لیے اس لڑکی سے شادی کر رہا ہوں۔ مگر تم غلط ہو۔ میں ان عام آدمیوں کو بچانے کی کوشش کر رہا ہوں جنہوں نے میری بات پر یقین کر کے اپنے پیسے تیل کے کنوؤں میں لگانے تھے۔ میں نے سوچا تھا کہ یہ ایک زبردست موقع ہوگا، ہم سب نے یہی سمجھا تھا۔ ہم نے بڑے سرمایہ داروں کو باہر رکھا اور عام آدمی کو موقع دیا۔ یہ میرا خواب تھا، میری ذمہ داری ہے۔ میں ہی وہ بے وقوف تھا جس نے یہ خیال پیش کیا تھا۔ میرے ساتھیوں کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا جب تک انہیں سرمایہ ملتا رہا۔ میں نے کہا تھا: 'ہم عام آدمی کو ایک موقع دیں گے،' اور پھر کنوئیں خشک ہو گئے۔"



میں اس کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ "مارہ اس بارے میں کیا کہہ رہی ہے؟" "وہ مجھ سے اپنا حصہ چاہتی ہے۔ وہ مجھے اتنا سرمایہ دے گی کہ میں شیئر ہولڈرز کو رقم واپس کر سکوں۔ اگر۔۔۔" وہ اٹھ کر کمرے میں ادھر ادھر چلنے لگا۔ "اگر کیا؟ کہو، آگے کیا؟"

"میا می میں اگلے ہفتے ایک بڑی ریس ہونے والی ہے۔ جو سب سے زیادہ رفتار حاصل کرے گا، وہی جیتے گا۔ صرف دوسروں سے تیز ہونا کافی نہیں، بلکہ اپنی پچھلی رفتار کا بھی ریکارڈ توڑنا ہوگا۔ مارہ کہتی ہے کہ اگر میں یہ جیتوں، تو مجھے پیسے دے گی۔"

"تم پھر سے شراب کیوں پی رہے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"کیونکہ میں اتنا خوفزدہ ہوں کہ مجھے پینا پڑ رہا ہے۔ مجھے یہ گھر اور اس میں موجود سب لوگ ناپسند ہیں۔ مجھے اس کی ہنسی اور اس کی آواز سے نفرت ہے۔ اگر میں نہ پیوں تو میں ٹوٹ جاؤں گا۔"

میں نے افسوس سے کہا، "جارج، مجھے تمہارے لیے افسوس ہو رہا ہے۔ میں تمہارے لیے کچھ کر سکتا ہوں؟"

وہ تلخ مسکراہٹ کے ساتھ بولا، "ہاں، کر سکتے ہو۔ مگر یہ خوشگوار کام نہیں ہوگا۔ دیکھو، میں مارہ پر بھروسا نہیں کرتا۔ میں چاہتا ہوں کہ سب کچھ تحریری طور پر لکھا جائے، اور تم اس کے گواہ بنو تاکہ اگر کوئی حادثہ ہو جائے، تو وہ اپنا وعدہ پورا کرے۔"

"ایسی باتیں مت کرو۔ حادثہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور ویسے بھی، اگر تم ریس نہ جیتے تو یہ سب بیکار ہو جائے گا۔"

اس نے سر ہلایا۔ "نہیں، حقیقت میں، اگر میں مرجاؤں تو وہ زیادہ خوش ہوگی۔ اسے زیادہ مزہ آنے لگا کہ وہ ایک ریسنگ چیمپئن کی بیوہ بن جائے، اور وہ اس کے لیے قیمت ادا کرنے کو تیار ہے۔"

میں کیا کہہ سکتا تھا؟ یہ سب شروع سے ہی عجیب لگ رہا تھا، لیکن اب یہ ایک بھیاںک خواب میں بدلتا جا رہا تھا۔

جارج کا یہ کہنا بالکل درست تھا کہ یہ ہفتہ بہت بوجھل گزرے گا۔ مارہ کو شاید مجھ میں کوئی دل چسپی تھی، کیونکہ وہ خاص طور پر مجھے جارج سے دور رکھنے کی کوشش

کرتی رہی۔ پورے ہفتے میں ہمیں ایک دن بھی پھلی پھرنے کا موقع نہیں ملا۔ حقیقت میں، میں زیادہ تر اپنے کمرے میں ہی رہا، یہ بہانہ بنا کر کہ اپنی کتاب کا آخری باب مکمل کر رہا ہوں۔

گفتگو کا زیادہ تر موضوع آنے والی ریس تھی۔ جارج شاذ و نادر ہی ہوش میں ہوتا، اور وہ اس بھیڑ کا حصہ بن گیا جیسے اسے کسی بات کی پرواہ نہ ہو۔ مارہ اور جارج کبھی بھی اکیلے نہیں ہوتے تھے، اور باقی مہمانوں کو یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں لگتی تھی۔ مارہ کو جارج کی بیوی کی حیثیت سے بے حد توجہ مل رہی تھی، اور وہ اس توجہ کا بھرپور لطف لے رہی تھی۔

ہفتہ کے دوران، میں نے مارہ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ایک انتہائی خطرناک عورت ہے۔ کئی بار میں نے اسے جارج کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا، اور اس کی آنکھوں میں چھپی ہوئی شدید نفرت نے مجھے بے حد بے چین کر دیا۔

ریس سے ایک دن پہلے، اتوار کو، جارج نے مجھے لائبریری میں آنے کو کہا۔ "میں نے ایک تحریر تیار کر لی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اسے دیکھو اور پھر اس پر اس کے دستخط کی گواہی دو۔"

ہم لائبریری میں داخل ہوئے۔ مارہ ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھی تھی۔ جب میں اندر آیا تو وہ مسکرا کر بولی، "تو جارج نے تمہیں ہمارے چھوٹے سے راز میں شامل کر لیا ہے۔" اس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی، جیسے وہ کھیل کھیل رہی ہو۔ "تم جارج کے بارے میں کیا سوچتے ہو؟ تمہیں نہیں لگتا کہ کسی لڑکی سے صرف اس کے پیسوں کے لیے شادی کرنا بہت اچھا ہے؟"

میں نے سکون سے کہا، "یقیناً، محترمہ جارج، یہ یکطرفہ معاملہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں تم نے بھی اپنی شرائط طے کر رکھی ہیں۔"

وہ ہنس دی۔ "بالکل! اور میں ہمیشہ فائدے کا سودا کرتی ہوں۔ میں اتنی بے وقوف نہیں ہوں جتنا تم سمجھتے ہو۔"

جارج نے اچانک کہا، "چلو، اسے ختم کرتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔"

مارہ نے کندھے اچکائے۔ "بیچارہ جارج! اپنے بے وقوف سرمایہ کاروں کو بچانے کے لیے کتنا بے چین ہے۔"

جارج نے مجھے ایک کاغذ دیا، جس پر چند جملے لکھے تھے۔

"میں وعدہ کرتی ہوں کہ اگر میرے شوہر نے مورگن گولڈن روڈ ٹرافی جیت لی، تو میں انہیں ایک ملین ڈالر ادا کروں گی۔ اگر ریس کے دوران کسی حادثے کی وجہ سے ان کی موت ہو جائے، تو میں یہ رقم جارج ہمنگ وے، ساویر اور کرٹس کو دوں گی۔ جیت کے فوراً بعد میرا چیک جاری کر دیا جائے گا۔"

میں نے مارہ کی طرف دیکھا، "کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟"

وہ ہنسی، "میرے پیارے، میں نے خود اسے لکھا ہے۔ کیا تم مطمئن ہو؟ یہ دو، میں اس پر دستخط کر دیتی ہوں۔"

میں نے دوبارہ پڑھا، اور جب مجھے اس میں کوئی مسئلہ نظر نہ آیا، تو میں نے اسے مارہ کو دے دیا۔ اس نے فوراً دستخط کیے، اور میں نے اس پر گواہی دے دی۔ پھر میں نے کاغذ جارج کو واپس دیا۔

جارج نے سر ہلایا، "یہ تم رکھ لو، تمہارے پاس یہ زیادہ محفوظ رہے گا۔"

وہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ جارج کی طرف دیکھ کر بولی، "چلے جاؤ، جارج۔ میں مسٹر آرڈن سے چند منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔"

جارج کے جانے کے بعد، اس نے سگریٹ جلائی اور کھڑی ہو گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بے حد خوبصورت تھی۔

"تمہیں لگتا ہوگا کہ میرا رویہ بہت عجیب ہے،" اس نے کہا۔

میں نے سخت لہجے میں جواب دیا، "یہ سب اتنا عجیب و غریب ہے کہ میں اس پر بات بھی نہیں کرنا چاہتا۔"

"جارج خوفزدہ ہے، ہے نا؟" وہ بولی۔ "یہ بات تم اور میں ہی جانتے ہیں۔ میں پچھلے کئی ہفتوں سے اسے دیکھ رہی ہوں۔ پچھلی بار جب اس نے ریس میں حصہ لیا تھا، تو وہ تقریباً مارا گیا تھا کیونکہ وہ ہمت ہار چکا تھا۔ مجھے نہیں لگتا کہ وہ یہ ریس جیت سکے گا، تمہارا کیا خیال ہے؟"

میں نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔ "کیا تم کہنا چاہتی ہو کہ وہ مارا جائے گا؟" اس نے کندھے اچکائے۔ "میں نے ایسا نہیں کہا۔ میں نے صرف یہ کہا کہ وہ جیت نہیں سکے گا۔"

"کیا وہ تمہارے لیے کوئی اہمیت رکھتا ہے؟" اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ "یہ تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ کیا اس نے کچھ کہا ہے؟"

"اگر وہ واقعی تمہارے لیے اہم ہے، تو تم اسے پیسے دے دو اور کہو کہ وہ ریس میں حصہ نہ لے۔"

"کیا تم پاگل ہو؟" وہ زور سے ہنسی۔ "سوچو، مجھے کتنا مزہ آئے گا۔ میں ایک ملین ڈالر کی بازی لگا رہی ہوں۔ میں ہر لمحہ اس ریس کو دیکھوں گی۔ سوچو، جارج کس قدر خوفزدہ ہوگا، یہ جان کر کہ اگر وہ نہ جیتا تو سینکڑوں عام لوگ برباد ہو جائیں گے جنہوں نے اس پر بھروسہ کیا تھا۔ اگر دوسرے اس سے آگے نکل گئے تو اس پر کیا گزرے گی؟ اگر اسے لگے کہ وہ جیت ہی نہیں سکتا، تو اس کے پاس بس ایک ہی راستہ ہوگا — خود کو ختم کرنا۔ خدا کی قسم! کتنا سنسنی خیز ہوگا! دیکھنا یہ ہے کہ وہ اپنی جان زیادہ عزیز رکھتا ہے یا ان عام لوگوں کو جن پر اس نے بڑا احسان بتایا تھا۔" اس کی آنکھوں میں

غیر متوقع موڑ

ایک عجیب سی دیوانگی نظر آئی۔ "مجھے اس ریس کی کوئی بھی قیمت چکانی پڑے، میں اسے کسی صورت مس نہیں کر سکتی۔"

میں دروازے کی طرف بڑھا۔ "تمہارا رویہ ناقابل یقین ہے۔ میرا نہیں خیال کہ ہمارے درمیان مزید کوئی بات باقی رہ گئی ہے۔ شب بخیر۔"



وہ دوڑ کر میرے قریب آ گئی۔ "رکو،" اس نے کہا۔ "تم ناول لکھتے ہو، ہے نا؟ سوچو، یہ کہانی تمہارے لیے کتنی دلچسپ ہوگی! بس ایک آخری موڑ چاہیے جو ہر اچھی کہانی میں ہوتا ہے۔ بس وہی آخری موڑ دیکھنا باقی ہے۔" وہ میرے چہرے پر ہنسی۔ "یہ ایک زبردست موڑ ہے، اور جب تمہیں پتا چلے گا، تو تم حیران رہ جاؤ گے۔" میں وہاں سے نکل آیا اور اسے وہیں کھڑا چھوڑ دیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ذہنی

طور پر کچھ صحیح نہیں تھی، اور یہ سوچ کر کہ جارج نے اپنے آپ کو ایسی عورت میں الجھا لیا ہے، مجھے شدید بے چینی محسوس ہوئی۔

ریس صبح گیارہ بجے شروع ہوئی تھی۔ میں اور جارج صبح جلدی ہی روانہ ہو گئے۔ ہم خاموشی سے گھر سے نکلے، بغیر مارہ کو الوداع کہے۔

جارج نے کہا کہ وہ ریس ختم ہونے تک مارہ کو نہیں دیکھنا چاہتا۔ جب وہ بگائی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا، تو بہت بیمار لگ رہا تھا، اور پورے راستے اس نے صرف پچیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی چلائی۔ ہمیں فلوریڈا کے اس ٹریک تک پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگا جہاں ریس ہوئی تھی۔

ریس شروع ہونے سے کچھ دیر پہلے، اس نے مجھ سے کہا، "میں چاہوں گا کہ تم میرے لیے دعائیں کرو۔"

میں ادھر ادھر گھوم کر ریس سے پہلے ہونے والی گہما گہمی دیکھتا رہا۔ میں نے لوگوں کا ہجوم آہستہ آہستہ آتے دیکھا۔ مجھے لگا کہ مارہ اور اس کے ساتھی بھی پہنچ چکے ہیں اور گرینڈ اسٹیڈ میں اپنی نشستیں پر بیٹھ چکے ہیں، لیکن میں پختہ یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں ریس کو میدان سے دیکھوں گا۔

آخر کار، ایک مینک میری طرف دوڑتا ہوا آیا، اور میں اس سے ملنے گیا۔ "مسٹر جارج اب تیار ہیں، سر،" اس نے کہا۔

اس کا چہرہ فخر مند نظر آ رہا تھا۔ جیسے ہی ہم میدان کی طرف بڑھے، جہاں تقریباً دو درجن گاڑیاں قطار میں کھڑی تھیں، میں نے اس سے پوچھا کہ وہ جارج کی جیت کے کتنے امکانات دیکھتا ہے۔

مینک نے سر ہلاتے ہوئے کہا، "وہ نشے میں ہے، سر۔ کوئی بھی آدمی نشے میں ڈرائیونگ نہیں کر سکتا۔"

میں نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ جارج پہلے ہی اپنی گاڑی میں بیٹھا تھا۔ اس کی شہرت کے باعث اسے ایک بڑی مشکل رکاوٹ دی گئی تھی، اور وہ سب سے آخر میں شروع کرنے والا تھا۔

میں دوڑ کر اس کے قریب پہنچا۔ "سب ٹھیک ہے، جارج؟"

اس نے سر ہلایا، "ہاں، سب ٹھیک ہے۔ آج مجھے چار پہیوں پر کوئی نہیں پکڑ سکتا۔"

اس کا چہرہ بالکل سفید تھا، اور اس کی آنکھیں عجیب سی چمک رہی تھیں۔ وہ یقینی طور پر نشے میں تھا اور بالکل بے خوف لگ رہا تھا۔

میں نے اس کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا، "خطرہ مت لینا۔ میں تمہارے معاملات دیکھ لوں گا۔ نیک تمنائیں، میرے دوست۔"

انجن کے شور میں ہماری بات چیت سننا مشکل تھا۔ جارج چلایا، "خدا حافظ! میرے چھوٹے سرمایہ کاروں کا خیال رکھنا، ٹھیک ہے؟" اور اسی لمحے جھنڈا نیچے گرا، اور وہ تیزی سے روانہ ہو گیا۔

میں جلدی سے میدان کی طرف گیا اور کیلنکوں کے ایک گروپ کے قریب کھڑا ہو گیا۔ وہ دھیمی آواز میں بات کر رہے تھے، لیکن میں نے سن لیا کہ وہ سب جارج کے بارے میں فخر مند تھے۔

"تقریباً پوری بوتل شراب اس کے حلق سے نیچے اتر چکی ہے،" ایک کیلنک بولا، "یہ ضرور پاگل ہو گیا ہے۔"

"ہاں، لیکن ابھی دیکھو اسے، کتنی رفتار سے جا رہا ہے!"

سب کی نظریں چھوٹی سی سرخ کار پر تھیں، جو برق رفتاری سے ٹریک پر دوڑ رہی تھی۔ جارج پہلے ہی تین گاڑیوں کو پیچھے چھوڑ چکا تھا، اور جیسے ہی وہ سیدھی لائن پر آیا، اس نے پوری رفتار کھول دی۔ انجن کی زوردار گرج کے ساتھ، گاڑی آگے بڑھی۔

تمام ڈرائیوروں نے اپنی رفتار بڑھا دی، لیکن جو آگے تھے وہ موڑ کے قریب آ کر آہستہ ہونے لگے۔ جارج پوری رفتار سے آیا، موڑ پر تیز رفتاری سے گاڑی موڑی، اور ایک لمحے کے لیے لگا کہ اس کی گاڑی کے پیسے زمین چھوڑ چکے ہیں۔ لیکن کچھ فٹ کے فاصلے سے، وہ دوبارہ سیدھی لائن میں آ گیا۔

جارج جیسے ہی پہلے تین ڈرائیوروں میں شامل ہوا، تماشا یوں کی جانب سے زبردست خوشی کا نعرہ بلند ہوا۔

ایک مینک غصے سے بولا، "تم اسے ڈرائیونگ کہتے ہو؟" اتنے میں مارہ کی آواز آئی، "تمہیں لگتا ہے کہ وہ آخر تک چل پائے گا؟" میں اچانک مڑا اور دیکھا کہ وہ میرے بالکل قریب کھڑی تھی۔ اس کی نظریں سرخ کار پر جمی ہوئی تھیں، اور وہ جوش سے کانپ رہی تھی۔

میں نے تلخی سے کہا، "اگر تمہیں اچھا نظارہ چاہیے تو گرینڈ اسٹینڈ میں جا کر دیکھو۔" "میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ میں اس کا چہرہ دیکھنا چاہتی ہوں اگر وہ جیت جائے،" وہ بولی۔ "دیکھو، وہ پھر آ رہا ہے۔ وہ سب سے آگے نکل رہا ہے! واقعی، کیا وہ شاندار نہیں؟ اوہ، خدا! دیکھو، وہ اسے گھیرنے کی کوشش کر رہے ہیں! اگر وہ گھبرا گیا... تو سب ختم!"

تینوں گاڑیاں ہمارے سامنے سے بجلی کی طرح گزر گئیں۔ جارج درمیان میں تھا، اور دونوں مخالف ڈرائیور اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن جب وہ پیچھے نہیں ہٹا، تو وہ خود گھبرانے لگے۔ تینوں گاڑیوں کے درمیان بمشکل ایک فٹ کا فاصلہ تھا۔

میں اچانک چلایا، "وہ انہیں موڑ پر شکست دے دے گا۔ وہ موڑ پر آ کر رفتار کم کریں گے۔ آؤ جارج، آؤ، پوری طاقت لگا دو!"

میرا اندازہ درست نکلا۔ اچانک، سرخ کار بجلی کی رفتار سے نکلی اور خطرناک تیزی سے موڑ کاٹ لیا۔ دوسرے پیچھے رہ گئے، اور جارج سب سے آگے نکل آیا۔ اچانک مارہ چیخ اٹھی، "کبخت! یہ جیتنے والا ہے!"

اب جارج آخری راؤنڈ میں داخل ہو رہا تھا۔ گاڑیوں کا شور اور تماشا یوں کی چیخ و پکار کان پھاڑ دینے والی تھی۔ جیسے ہی وہ سیدھی لائن پر آیا، وہ محض ایک سرخ دھبہ سا لگ رہا تھا۔

پتہ نہیں یہ کیسے ہوا، کوئی نہیں جان سکا۔ ایسا بھی نہیں تھا کہ وہ کوئی خطرناک موڑ کاٹ رہا تھا۔ ایسا لگا جیسے اسے احساس ہو گیا ہو کہ وہ جیت چکا ہے، اور پھر اچانک سب کچھ چھوڑ دیا۔

گاڑی ایک دم ٹریک کے پار جھک گئی، الٹ کر ہوا میں اچھلی جیسے کوئی بڑی گیند، اور پھر آگ کے شعلوں میں بدل گئی۔

مارہ زور سے چیخی، اور میں آگے بڑھا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں تھا۔ دوسری گاڑیاں ابھی بھی دھاڑتی ہوئی گزر رہی تھیں، اور ٹریک کے پار جانا ممکن نہیں تھا۔ جب آخر کار وہاں پہنچنے میں کامیاب ہوئے، تو بہت دیر ہو چکی تھی۔ جارج کی گاڑی کا ملبہ سیاہ اور مڑا ہوا تھا، اور ایک نظر دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا کہ وہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

میں بے حد بوجھل دل کے ساتھ وہاں سے چل پڑا، جیسے میرے اندر کوئی چیز مر چکی ہو۔ دماغ سن تھا، اور حقیقت کو قبول کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

جیسے ہی میں اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگا، مارہ میرے پاس آ گئی۔ اس کی آنکھیں گہری سیاہ ہو رہی تھیں، اور اس کے ہونٹ عجیب انداز میں ہل رہے تھے۔ "مجھے وہ کاغذ دو،" اس نے سخت لہجے میں کہا۔

میں وہاں سے نکلنا چاہتا تھا، اس لیے میں نے اپنا بٹوہ نکالا، کاغذ نکالا اور ماترہ کی طرف دیکھا۔ "یہ وقت اس معاملے پر بات کرنے کا نہیں ہے۔ میں بعد میں تم سے ملنے آ جاؤں گا۔"

"اوہ نہیں، تم نہیں آؤ گے،" اس نے کہا۔ وہ جیسے دانت بھیج کر بول رہی تھی۔ "میں نے جارج کو بھی بے وقوف بنایا اور تمہیں بھی۔ پڑھو، اس کاغذ پر کیا لکھا ہے۔ کیا میں نے اپنے شوہر کو ایک ملین ڈالر دینے کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ لیکن وہ میرا شوہر نہیں تھا۔ میں عدالت میں یہ چیلنج کر سکتی ہوں۔ جب تک عدالت فیصلہ کرے گی، تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی، اور جارج کے چھوٹے سرمایہ کار برباد ہو چکے ہوں گے۔"

میں نے حیرت سے کہا، "تمہارا کیا مطلب ہے؟ جارج نے تم سے شادی کی تھی، ہے نا؟"

"ہاں، اس نے شادی کی تھی، لیکن بس اتنا ہی۔ وہ میرے ساتھ نہیں رہا۔ اوہ نہیں! میرا پیسہ اس کے لیے کافی تھا، لیکن میں نہیں۔ اسے لگا کہ صرف شادی کر لینا کافی ہوگا۔ احمق کہیں کا!"

میں نے اسے حیرانی سے دیکھا۔ "تم یہ ثابت نہیں کر سکتیں،" میں نے دھیرے سے کہا۔ "کیا تم اپنے وعدے پر قائم نہیں رہو گی؟"

"ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی، کیونکہ یہ ثابت ہونے میں برسوں لگ جائیں گے۔ تب تک یہ پیسہ کسی کام کا نہیں رہے گا۔ کاغذ پھاڑ دو، مسٹر آرڈن۔ تمہیں بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ اب یہ بے کار ہو چکا ہے۔ وہ بے چارہ مر گیا، حالانکہ اس نے ریس جیت لی تھی۔ جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ اسے خود سے نفرت ہو گئی تھی کہ اس نے مجھ سے شادی کی۔ کوئی مرد مجھ سے ایسا سلوک نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں پہلے ہی خبردار کیا تھا، ہے نا؟ کہ کہانی میں ایک زبردست موڑ آنے گا۔"

وہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی۔ "کیا تمہیں یہ دلچسپ نہیں لگتا؟"
میں نے گیسٹر بدلا اور گاڑی چلا دی، اسے وہیں چھوڑ کر، جہاں وہ اب بھی پاگلوں کی
طرح ہنس رہی تھی۔

اختتام۔۔۔۔۔

مترجم : مظہر حسین

ایم اے (بین الاقوامی تعلقات)

0312-2433707

پیش لفظ

"*Twist in the Tale*" ایک مشہور جاسوسی اور کرائم ناول ہے جو جیمز ہیڈلے چیس نے لکھا۔ یہ ناول چیلنجز، معمہ اور متعجب کرنے والے موڑ سے بھرا ہوا ہے، جہاں ہر کردار کی حقیقت اور نیتیں آخر کار سامنے آتی ہیں۔

کہانی ایک معمولی سی صورت حال سے شروع ہوتی ہے، لیکن اس میں جب تک پیچیدگیاں اور جھوٹ چھپے رہتے ہیں، اس کے کرداروں کی تقدیر اور ان کے فیصلے گہری مشکلات میں بدل جاتے ہیں۔ ناول کا اہم جزو اس کا اختتام ہے جو کہ ایک حیرت انگیز "موڑ" کے ساتھ ختم ہوتا ہے، جس سے پڑھنے والے کی نظریں کھل جاتی ہیں اور کہانی کی سچائی سامنے آتی ہے۔

چیس نے اس ناول میں انسانی نفسیات، دھوکہ دہی اور مکر کی گہرائی کو کامیابی سے اجاگر کیا ہے، اور اس کا مخصوص انداز قارئین کو آخر تک محو رکھتا ہے۔ *Twist in the Tale* چیس کے بہترین کاموں میں سے ایک ہے، جو ان کے اسلوب اور مروجہ تھرلر کہانیوں کی کامیاب مثال ہے۔